الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ ﷺ

نماز کے فضائل

بہار شریعت سے اقتباس

ابوتراب سید کامران قادری

نمازکابیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین (تارِک کی جمع، چھوڑنے والے) پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

یہ کتاب پرہیزگاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (پ۱، البقرۃ:۳)

اور فرماتا ہے:

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾

نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ (پ۱، البقرۃ:۴۳)

یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔ یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى ۗ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ ﴿۲۳۸﴾

تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ (پ۲، البقرۃ:۲۳۸)

اور فرماتا ہے:

وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ۙ﴿۴۵﴾

نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔ (پ۱، البقرۃ:۴۵)

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کرکے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

نماز کا بیان

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾

خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔ (پ۳۰، الماعون: ۴،۵)

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام "ویل" ہے، قصداً (یعنی جان بوجھ کر) نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق (یعنی حقدار) ہیں۔

اور فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾

ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انھیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

غیّ جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام "ہبہب" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا ﴿۹۷﴾

جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷)

یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا (یعنی معراج کی رات) میں یہ تحفہ دیا۔

نماز کی اہمیت احادیث میں

حدیث ۱: صحیح بُخاری و مُسلِم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔"

("صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام... إلخ، الحدیث:۲۱-(۱۶)، ص۲۷)

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔" اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ "اسلام کا ستون نماز ہے۔"

("جامع الترمذی"، أبواب الإیمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، الحدیث:۲۶۲۵، ج۴، ص۲۸۰)

نماز کا بیان

حدیث ۳: صحیح مُسلِم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔"

("صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب الصلاة الخمس، الحديث: ١٦-(٢٣٣)، ص ١٤٤)

حدیث ۴: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟" عرض کی نہ۔ فرمایا: "یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔"

("صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب المشى إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ٦٦٧، ص ٣٣٦)

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾

نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ (پ ۱۲، هود: ۱۱۴)

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: "میری سب اُمت کے لیے۔"

("صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ٥٢٦، ج ١، ص ١٩٦)

حدیث ۶: صحیح بُخاری و مُسلِم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: "وقت کے اندر نماز۔"، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: "ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔"، میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: "راہِ خدا میں جہاد۔"

("صحيح البخاري"، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ٥٢٧، ج ١، ص ١٩٦)

حدیث ۷: بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: "وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔"

("شعب الإيمان"، باب فى الصلوٰة، الحديث: ٢٨٠٧، ج ٣، ص ٣٩)

حدیث ۸: ابو داؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جب تمھارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔"

("سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحديث: ٤٩٥، ج ١، ص ٢٠٨)

حدیث ۹: امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتّے گرنے لگے، فرمایا: "اے ابوذر! میں نے عرض کی، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا:

نماز کا بیان

"مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتّے۔"
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذرالغفاری، الحديث: ۲۱۶۱۲، ج۸، ص ۱۳۳)

حدیث ۱۰: صحیح مُسلِم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو وغسل) کرکے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔"
("صحيح مسلم"، كتاب المساجد...إلخ، باب المشى إلى الصلاة، الحديث: ۶۶۶، ص ۳۳۶)

حدیث ۱۱: امام احمد زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے، تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔" (یعنی صغائر)
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث: ۲۱۷۴۹، ج۸، ص ۱۶۲)

حدیث ۱۲: طَبَرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور حُورعین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سنکے، نہ کھکارے۔"
("الترغيب و الترهيب" للمنذرى، كتاب الصلاة، الترهيب من البصاق فى المسجد، الحديث: ۱۲، ج۱، ص ۱۲۶)

حدیث ۱۳: طَبَرانی اَوسَط میں اور ضیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔"
("المعجم الأوسط" للطبرانى، باب الألف، الحديث: ۱۸۵۹، ج۱، ص ۵۰۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ "وہ خائب و خاسر ہوا۔"
("المعجم الأوسط" للطبرانى، باب العين، الحديث: ۳۷۸۲، ج۳، ص ۳۲)

حدیث ۱۴: امام احمد وابوداود ونَسائی وابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا: "دیکھو! میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کر دو پھر زکوۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوہیں باقی اعمال کا۔"
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث تميم الدارى، الحديث: ۱۶۹۴۶، ج۶، ص ۳۵)

حدیث ۱۵: ابوداود وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "(جو مسلمان جہنم میں جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضائے سجود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔"
("سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ۴۳۲۶، ج۴، ص ۵۳۲)

حدیث ۱۶: طَبَرانی اَوسَط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا مونھ خاک پر رگڑ رہا ہے۔"
("المعجم الأوسط" للطبرانى، باب الميم، الحديث: ۶۰۷۵، ج۴، ص ۳۰۸)

حدیث ۱۷: طَبَرانی اَوسَط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "کوئی صبح وشام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو اس کے

نمازکابیان

لیےاس سبب سے اپنےاوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔"
("المعجم الأوسط" للطبرانی، باب الألف، الحدیث: ۵۶۲، ج۱، ص ۱۷۱)

حدیث ۱۸: مسند امام احمد میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔"
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحدیث: ۱۴۶۶۸، ج۵، ص ۱۰۳)

حدیث ۱۹: ابو داود نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے" اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہ ہو علیّین میں لکھی ہوئی ہے۔ یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔
("سنن أبی داود"، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی إلی الصلاۃ، الحدیث: ۵۵۸، ج۱، ص ۲۳۱)

حدیث ۲۰ و ۲۱: امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہوگیا۔"
("سنن النسائی"، کتاب الطهارۃ، باب من توضأ کما أمر، الحدیث: ۱۴۴، ص ۳۱)

حدیث ۲۲: امام احمد ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔"
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبی ذر الغفاری، الحدیث: ۲۱۵۰۸، ج۸، ص ۱۰۴)

حدیث ۲۳: کنز العمال میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔"
("کنزالعمال"، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۱۹۰۱۵، ج۷، ص ۱۲۵)

حدیث ۲۴: منیتہ المصلّی میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: "ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔"
("منیة المصلی"، ثبوت فرضیة الصلاۃ بالسنة، ص ۱۳)

حدیث ۲۵: منیتہ المصلّی میں ہے، فرمایا: "نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔"
("منیة المصلی"، ثبوت فرضیة الصلاۃ بالسنة، ص ۱۳)

حدیث ۲۶: امام احمد و ابو داود عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔"
("سنن أبی داؤد"، کتاب الصلاۃ، باب المحافظة علی الصلوات، الحدیث: ۴۲۵، ج۱، ص ۱۸۶)

حدیث ۲۷: حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمۂ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔" ("کنزالعمال"، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۱۹۰۳۲، ج۷، ص ۱۲۷)

نماز کا بیان

حدیث ۲۸: دیلمی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔"

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحديث: ٦١٠، ج١، ص١٦٥)

حدیث ۲۹: ابو داود طیالسی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔" ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْهِ.

("مسند أبي داؤد الطيالسي"، الجزء العاشر، أبو صالح عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه، الحديث: ٢٤١٥، ص٣١٧.

و"سنن أبي داؤد"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة...إلخ، الحديث: ٥٥٩، ج١، ص٢٣٢.)

اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۰: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: "جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔"

("المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١٣٢١٠، ج١٢، ص٢٤٠)

دوسری روایت میں ہے، "تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کرکے دوزخ میں ڈال دے گا۔"

("مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة وحقنها للدم، الحديث: ١٦٤٠، ص٢٧)

حدیث ۳۱: ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو صبح نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔"

("سنن ابن ماجه"، أبواب التجارات، باب الأسواق، ودخولها، الحديث: ٢٢٣٤، ج٣، ص٥٣)

حدیث ۳۲: بیہقی نے شُعَبُ الِایمان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی، کہ "جو نماز صبح کے لیے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔"

("شعب الإيمان"، باب في الصلاة فضل في الجماعة...إلخ، الحديث: ٢٨٥٢، ج٣، ص٥٥)

حدیث ۳۳: خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا با جماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالیٰ دو برائتیں عطا فرمائے گا، ایک نار سے دوسری نفاق سے۔"

("تاريخ بغداد"، رقم: ٦٢٣١، ج١١، ص٣٧٤)

حدیث ۳۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے: "کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا ہے۔" عرض کرتے ہیں: "تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔"

("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي بريرة، الحديث: ٧٤٩٤، ج٣، ص٦٨)

حدیث ۳۵: ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو مسجد جماعت میں چالیس

نماز کا بیان

راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔"
("سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة، الحديث: ٧٩٨، ج١، ص٤٣٧، عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه)

حدیث ۳۶: طَبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔" (یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا)
("المعجم الكبير"، الحديث: ١٠٠٨٢، ج١٠، ص٩٩)

حدیث ۳۷: بزّار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔"
("كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٤٩٧، ج٧، ص١٦٥، عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها)

نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۸: صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔"
("صحيح البخاری"، كتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، الحديث: ٣٦٠٢، ج٢، ص٥٠١)

حدیث ۳۹: ابو نعیم ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جس نے قصداً نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔"
("كنزالعمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ١٩٠٨٦، ج٧، ص١٣٢)

حدیث ۴۰: امام احمد اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔"
("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أم أيمن، الحديث: ٢٧٤٣٣، ج١٠، ص٣٨٦)

طالبِ دعا: ابوتُراب **سید کامران** قادری عطاری عفی عنہ

Whats App Num For IslamicPosts

+923155322470